سوال

آدمی کا اپنی بیٹی کا بوسہ لینا اور اپنے ساتھ لگانا

جواب

الحمد للہ :

ں :

ر رحملی اور نرمی کرتے ہوئے اپنی بیٹی کو والد کا اپنے ساتھ لگانا اور اس کا سر یا رخسار کا بوسہ لینا جائز ہے، چاہے بیٹی بالغہ اور بڑی عمر کی ہو، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ فتنہ یا شہوت کا ڈر نہ ہو تو ایسا کرنا جائز ہے اور اس میں مونہہ کا بوسہ لینا جائز نہیں یہ مستثنی ہے کیونکہ یہ صرف خاوند اور بیوی کے ساتھ مخصوص ہے

مام احمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا :

آیا مرد اپنی محرم عورت کا بوسہ لے سکتا ہے یا نہیں ؟

نہوں نے جواب دیا :

" جب سفر سے واپس آئے اور اسے اپنے نفس کا (شہوت) کا ڈر نہ ہو تو.

ن مفلح کہتے ہیں :

" لیکن وہ ایسا مونہہ پر کبھی مت کرے (یعنی مونہہ کا بوسہ مت لے) صرف پیشانی یا سر کا بوسہ لے " انتہی

ۃ(256/2).

ر الاقناع میں درج ہے :

و اپنے نفس کا خطرہ نہ ہو تو سفر سے واپس آنے والے شخص کے لیے اپنی محرم عورتوں کا بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں، لیکن وہ ایسا مونہہ پر مت کرے، بلکہ پیشانی اور سر کا بوسہ لے " انتہی

ع(156/3).

ر الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

لرام کا اتفاق ہے کہ شہوت کے ساتھ کسی مرد کے لیے دوسرے مرد کا مونہہ یا ہاتھ وغیرہ چومنا جائز نہیں، اور اسی طرح عورت کا عورت کو چومنا اور معانقہ اور بدن سے بدن لگانا وغیرہ جائز نہیں ہے.

لیکن اگر مونہہ کے علاوہ ہو اور عزت اور حسن سلوک یا پھر ملاقات اور الوداع کرتے وقت شفقت و رحملی کے ساتھ ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں " انتہی

ۃ(130/13).

خ ابن باز رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا :

اگر کسی شخص کی بیٹی بلوغت کی عمر سے تجاوز کر جائے اور بڑی ہو جائے چاہے شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ تو کیا اس کا ہاتھ اور مونہہ وغیرہ چومنا جائز ہے یا نہیں ؟ اور اگر ان جگھوں کا بوسہ لیا جائے تو کیا حکم ہوگا ؟

خ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

کے لیے بغیر شہوت اپنی چھوٹی یا بڑی عمر کی بیٹی کا بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر بیٹی بڑی ہے تو پھر رخسار کا بھی بوسہ لے سکتا ہے کیونکہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے اپنی بیٹی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کے رخسار کا بوسہ لیا تھا.

بھی کہ مونہہ کا بوسہ (یعنی ہونٹوں پر ہونٹ رکھ کر) لینے سے شہوت میں حرکت ہوتی ہے، اس لیے اسے ترک کرنا ہی بہتر اور زیادہ احتیاط کا باعث ہے، اور اسی طرح بیٹی بھی بغیر شہوت کے اپنے باپ کے ناک یا سر کا بوسہ لے سکتی ہے.

وت کے ساتھ ایسا کرنا قطعی طور پر سب کے لیے حرام ہے، کیونکہ اس سے فتنہ پیدا ہوگا، اور فحاشی کا سد باب کرنے کے لیے بھی ایسا کرنا ضروری ہے "

ر تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

ۃ(79-78/3).

م :

ں بیٹے اور بیٹی کا بوسہ لینا اور انہیں اپنے ساتھ لگانا یہ اس مہربانی اور رحملی و شفقت میں شامل ہوتا ہے جو اپنی اولاد کے ساتھ ہونی چاہیے، اور انہیں اس سے محروم نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ یہ تو وہ رحمت ہے جو اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی تو اپنی رحمت بھی ا

اور باپوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنی اولاد کو اس محبت و الفت اور رحمت سے محروم مت رکھیں کیونکہ یہ تو ایک اساسی طور پر نفسیاتی ضرورت ہے، اور خاص کر چھوٹے بچوں کے لیے، جیسا کہ دور حاضر میں بھی اور پہلے قدیم دور میں بھی سرچ کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے.

ور پھر صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ :

ں دن کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا نہ تو انہوں نے مجھ سے بات کی اور نہ ہی میں نے آپ سے کوئی بات کی حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنو قینقاع کے بازار میں آئے پھر وہاں سے فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے گھر آئے اور فرمایا :

ہے یہاں بچہ ہے ؟ (یعنی حسن رضی اللہ عنہ) ہم نے خیال کیا کہ اس کی ماں نے اسے روک لیا ہے ، کیونکہ وہ اسے غسل دے رہی ہے اور اسے لونگ اور خوشبو کا ہار پہنا رہی ہے ، تو کچھ ہی دیر بعد وہ دوڑتا ہوا آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آکر چمٹ گیا اور نبی کریم صلی اللہ وسلم نے بھی اسے اپنے س

"اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر ، اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر"

بر (2122) صحیح مسلم حدیث نمبر (2421) یہ الفاظ مسلم کے ہیں.

ور صحیح بخاری میں انس رضی بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ :

"ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابراہیم کی دایہ جو انہیں پلا رہی تھی کے خاوند ابو سیف القین کے پاس گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پکڑ کر اسے چوما . . ."

بر (1303).

مد تعالی عنہ لوہار تھے ، اور ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ ان کی بیوی کا دودھ پیتے تھے ، یعنی رضاعی باپ ہیں ، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس اس لیے آئے کہ اپنے بچے کو مل سکیں اور اسے سلام کریں اور اس سے معانقہ کریں اور اس کا بوسہ لیں.

ور صحیح بخاری میں ہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ :

'رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہما کا بوسہ لیا اور اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بھی بیٹھے ہوئے تھے تو اقرع کہنے لگا :

یرے دس بچے ہیں میں نے تو ان میں سے کبھی کسی کو بھی نہیں چوما.

سول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا :

"جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا"

بر (5997).

ور صحیح بخاری میں ہی روایت ہے کہ :

ء رضی اللہ تعالی عنہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ ہجرت کے بعد ان کے گھر گئے تو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی بیٹی عائشہ لیٹی ہوئی تھی اور انہیں بخار تھا تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے باپ نے عائشہ کا رخسار چوما اور کہنے لگے : میری بیٹی تم کیسی ہو ؟ "

بر (3704).

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

159539